

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنحضرت ﷺ کی قبر کے علاوہ اور کسی جگہ پر ”یا رسول اللہ“ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یا رسول اللہؐ کا لفظ آنحضرت ﷺ کو پکارنا ہے اور پکارا اسی کو جاتا ہے جو حاضر ہولیے آدمی کا عقیدہ گویا یہ ہے کہ آپ ہر جگہ موجود ہیں اور یہ چیز علم محیط کے بغیر نہیں ہو سکتی اور علم محیط اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور ایسا علم کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔

ملاحسین خباز نے اپنی کتاب ”مفتاح القلوب“ میں لکھا ہے ”اموات غائبات کو اس حیثیت اور اعتقاد سے پکارنا کہ وہ حاضر ہیں، مثلاً یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ، سو یہ کفر ہے، یہی وجہ ہے کہ کتب فقہ میں لکھا (۔) بحر الرائق وغیرہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ اور رسول کی شہادت سے نکاح کرے تو وہ نکاح منقذ نہیں ہوگا اور نکاح کرنے والا کافر ہو جائے گا کیونکہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ﷺ غیب جلتے ہیں

اور نبی یا کسی دوسرے کو ندا کرنے یا درود اور غیر درود میں ندا کرنے کا جو فرق کیا جاتا ہے وہ ہماری سمجھ سے تو بالاتر ہے کیونکہ ندا تو حاضر کے لیے ہوتی ہے اور نبی بھی حاضر نہیں ہوتا۔ نہ درود کے وقت اور نہ کسی دوسرے وقت، درود کے متعلق صرف استنہائیت ہے کہ اس کو فحشہ پہنچا دیتے ہیں، پس ندا حاضر ہونے کے عقیدہ کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ عقیدہ شرک ہے تو ایسے الفاظ شرکیہ سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے اگر کوئی ”صلوۃ الحاجہ“ کی روایت سے استدلال کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت نبی ﷺ حاضر تھے، اور اب ان الفاظ کو حکایت حال ماضی کے طور پر پڑھ دیتے ہیں۔ جیسے نماز کے التیات میں پڑھتے ہیں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے رسالہ ”تحصیل البرکات فی بیان معنی التیات“ میں لکھا ہے، کہ اگر کوئی یہ کہے کہ التیات میں خطاب کے انداز میں سلام پڑھا جاتا ہے، حالانکہ رسول پاک وہاں موجود نہیں ہوتے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے حکایت حال ماضی کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور اس کے علاوہ بخاری شریف میں مروی ہے کہ صحابہ آپ کی زندگی میں خطاب سے پڑھتے تھے اور آپ کے بعد ”السلام علی النبی“ (نبی پر سلام ہو) کے الفاظ پڑھنے لگے تھے، پس ان الفاظ سے استدلال نہیں ہے، (واللہ اعلم۔) (سید محمد نذیر حسین)

[فتاویٰ نذیریہ](#)

جلد 01